TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

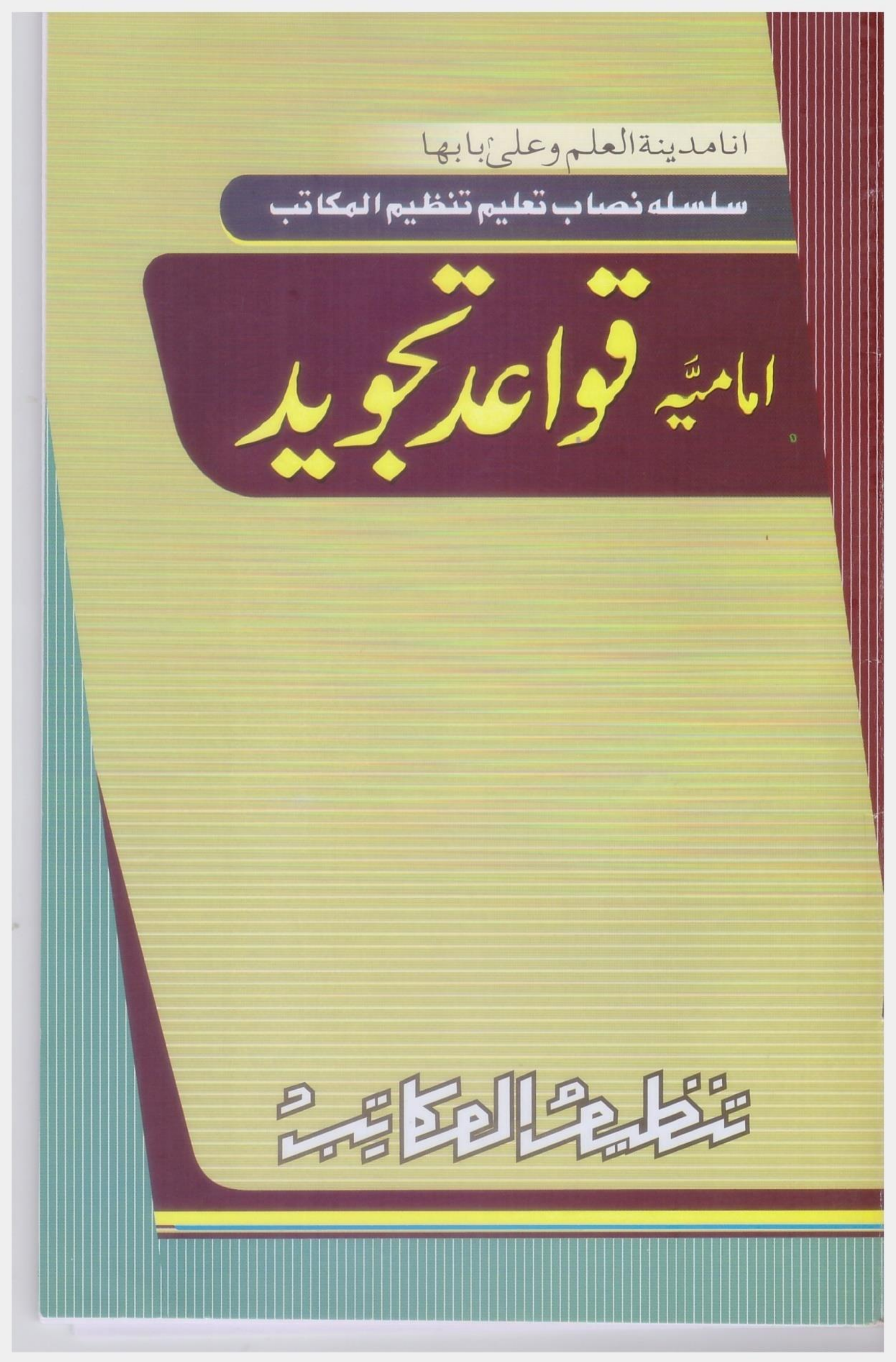

Visit Our Website ;https://www.tanzeemulmakatib.org/

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بسمہ سبحانہ

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ

قواعد تجوید

شائع کردہ

تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ ۱۸

Visit Our Website ;https://www.tanzeemulmakatib.org/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب	:	امامیہ قواعد تجوید
کتابت	:	جعفر مرزا
طباعت	:	جنوری ۲۰۲۰ء
تعداد	:	دس ہزار
قیمت	:	Rs. 15/-

عرض تنظیم

یہ کتاب قرآن مجید اور خاص طور پر نماز میں سوروں کی صحیح طریقہ پر تلاوت کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے تاکہ مکاتب امامیہ میں زیر تعلیم بچوں کیلئے عربی زبان کو صحیح طریقہ پر بولنے اور صاحب زبان کا انداز پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہو۔

مدرسین کرام سے گزارش ہے کہ قرآن مجید اور عربی قاعدہ کی تعلیم کے وقت اس کتاب کو پیش نظر رکھیں اور بچوں کو عملاً ان قواعد کی تعلیم دیں اور اگر کوئی مفید مشورہ ہو تو اس کی طرف ہمیں ضرور متوجہ فرمائیں ادارہ شکرگزار رہوگا۔

وَالسَّلَامُ

سکریٹری

۱۶ر شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

فہرست

نمبر شمار		صفحہ
۱	رموزِ اوقاف	۵
۲	علم تجوید اور اس کی اہمیت و ضرورت	۸
۳	حروف	۱۲
۴	زبان، ہونٹ اور ناک	۱۵
۵	استعلا اور قلقلہ	۲۱
۶	تفخیم	۲۳
۷	ترقیق	۲۵
۸	کیفیات ادائے حروف	۲۶
۹	مد	۲۹
۱۰	مد کی قسمیں	۳۰
۱۱	مد بہ اعتبار ہمزہ	۳۲
۱۲	مد بہ اعتبار سکون	۳۳
۱۳	وقف و وصل	۳۶
۱۴	وقف کے بعد	۳۸
۱۵	ضمیر اور امالہ	۳۹
۱۶	چند ضروری ہدایات	۴۰
۱۷	چند معلومات	۴۲

سبق ۵ (۱)

رموزِ اوقاف

بچو! یاد رکھو تم نے عربی قاعدہ اور پارۂ عم پڑھ لیا ہے اور اب تم کو پورے قرآن شریف کی تلاوت کرنا ہے۔ لیکن یہ بات ابھی نہیں جانتے کہ قرآن پڑھنے میں کہاں ٹھہرنا ہے اور کہاں آگے بڑھ جانا ہے۔ حروف اور الفاظ کی ادائیگی کیسے کرنا ہے جب تک یہ نہیں سیکھ لو گے اس وقت تک قرآن کی تلاوت صحیح طور سے نہیں کر سکتے۔

اب چونکہ تم درجہ سوم میں قرآن پڑھنا شروع کر رہے ہو لہٰذا اس کا علم رکھنا ضروری ہے۔ صحیح طور پر قرآن کی تلاوت کے لئے بہت سی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

جس علم میں یہ سب باتیں بتائی جاتی ہیں اس کو "علم تجوید" کہا جاتا ہے۔ ہم تمھیں اس کتاب میں قرآن مجید کی صحیح تلاوت کرنے کے لئے "تجوید" پڑھائیں گے۔

تجوید کیا ہے۔؟ اس کی ضرورت کیوں ہے۔؟ یہ سب تمھیں پڑھایا جائے گا۔ مگر چونکہ تم نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کسی بھی زبان میں لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے میں کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں ملا کر پڑھنا ہوتا ہے اگر اُس کا خیال نہ رکھا جائے تو پھر بات کا مطلب ہی بدل جاتا ہے۔ مثلاً رکو، مت جاؤ! اس جملہ میں "رکو" پر رک کر مت جاؤ کہیں یا پڑھیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ کہنے یا لکھنے والا روکنا چاہتا ہے۔ لیکن اسی جملہ کو اگر رکو مت، جاؤ کہیں یا پڑھیں یعنی 'رکو مت، ایک ساتھ کہیں تو

اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کہنے والا یا لکھنے والا جانے کے لئے کہہ رہا ہے۔

اسی طرح قرآن کی تلاوت میں ان باتوں کا خیال نہ رکھا جائے تو قرآنی جملوں کے مطالب بدل جائیں گے۔ اس لئے علماء نے آیتوں پر نشانات لگا کر اس مشکل کو آسان کر دیا ہے۔

اس لئے ہم تمہیں سب سے پہلے ان علامتوں کے بارے میں بتاتے ہیں جنہیں رموز اوقاف قرآن کہا جاتا ہے۔

ان مقامات کے علاوہ کسی جگہ سانس ٹوٹ جائے تو آخری حرف کو ساکن کر دے اور دوبارہ پہلے والے لفظ سے تلاوت شروع کرے تاکہ کلام کے تسلسل پر کوئی اثر نہ پڑے۔

قرآن مجید میں عام طور پر حسب ذیل رموز و علامات ہوتے ہیں۔

○ جہاں آیت ختم ہو جاتی ہے وہاں یہ علامت ہوتی ہے۔

م۔ اس مقام پر وقف لازم ہے ملا کر پڑھنے سے معنی بدل جائیں گے۔

ط۔ وقف مطلق کی علامت ہے یہاں وقف کرنا بہتر ہے۔

ج۔ وقف جائز کی علامت ہے۔ ملا کر بھی پڑھا جا سکتا ہے لیکن وقف کرنا بہتر ہے۔

ز ٹھہرنا جائز ہے۔ البتہ ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ص وقف کرنے کی رخصت و اجازت دی گئی ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ دوبارہ ایک لفظ کو پہلے سے دہرا کر شروع کرے۔

صل۔ قد یوصل کا خلاصہ ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

صلی۔ اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ اگرچہ وقف

کرنا بھی غلط نہیں ہے ۔

ق ۔ قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے کہ یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیئے

قف ۔ یہ علامت ہے کہ یہاں وقف ہونا چاہیئے ۔

س یا سکتہ ۔ سکتہ کی نشانی ہے کہ یہاں قدرے ٹھہر کر آگے بڑھنا چاہیئے لیکن سانس نہ ٹوٹے ۔

وقفہ ۔ لمبے سکتہ کی نشانی ہے یہاں سکتہ کی بہ نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیئے

لا ۔ اگر درمیان آیت میں ہو تو وقف نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور آخر آیت پر ہو تو اختیار ہے ٹھہرے یا نہ ٹھہرے ۔

ؕؕ معانقہ ہے ۔ یعنی دو لفظوں یا عبارتوں کے قبل و بعد یہ علامت ہوتی ہے ۔ ان میں صرف ایک جگہ وقف کرنا چاہیئے ۔

ک ۔ کذٰلک کا مختصر ہے یعنی اس وقف کا حکم اس کے پہلے والے وقف کا ہے ۔ وہ لازم تھا تو یہ بھی لازم ہے اور وہ جائز تھا تو یہ بھی جائز ہے ۔

سوالات

۱ ۔ لا ۔ ط ۔ م ۔ ؕؕ ۔ صلی قف کی تشریح کیجئے ؟

۲ ۔ ج اور ز کا فرق بتائیے ؟

۳ ۔ لا درمیان آیت اور آخر آیت سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

سبق (۲)

علم تجوید اور اس کی اہمیت وضرورت

تجوید کے معنی ہیں بہتر اور خوبصورت بنانا۔

تجوید اس علم کا نام ہے جس سے قرآن مجید کے الفاظ وحروف کی بہتر سے بہتر ادائیگی اور آیات وکلمات پر وقف کرنے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔

علم تجوید کی اہمیت وضرورت

دنیا کی ہر زبان میں ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کا لہجہ اور الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ دوسری زبانوں سے الگ ہوتا ہے۔ اور اسی سے لہجے میں مٹھاس پیدا ہوتی ہے جب تک لہجہ وانداز باقی رہتا ہے زبان اچھی اور شیریں معلوم ہوتی ہے اور جب وہ لہجہ بدل جاتا ہے تو زبان کی شیرینی ختم ہوجاتی ہے اس لئے ہر زبان کو سیکھتے اور بولتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہی لہجہ اور انداز اختیار کیا جائے جو زبان کے بولنے والوں کا ہو۔

Visit Our Website ;https://www.tanzeemulmakatib.org/

اُردو میں بے شمار الفاظ ہیں جن میں ت، اور د، کا حرف آتا ہے اور انگریزی زبان میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے۔ انگریزی بولنے والا جب اردو کے ایسے الفاظ بولتا ہے تو "تُم" کے بجائے "ٹم" اور دین کے بجائے "ڈین" کہتا ہے جو کسی طرح بھی اُردو کہے جانے کے لائق نہیں ہے۔

یہی حال عربی زبان کا ہے کہ اس میں بھی الفاظ اور حروف کی ادائیگی کا خیال نہ رکھا جائے تو مطلب بدل جاتا ہے یا الفاظ بے معنی ہو جاتے ہیں اور زبان مضحکہ خیز ہو جاتی ہے پڑھنے والا عربی سمجھ کر پڑھتا ہے مگر وہ عربی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر عربی پڑھنے والا ان تمام اصولوں کا خیال رکھے جو عربی پڑھنے کے لئے معین کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید چونکہ رسول اکرمؐ کا معجزہ اور اسلام کی سچائی کی دلیل ہے نیز اس کے دستور ہمارے لئے قانون زندگی کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا اگر اس کتاب کو نظر انداز کر دیا گیا تو پیغمبر اسلامؐ کی رسالت کو ثابت کرنے کا وسیلہ کیا ہوگا اور مسلمان کے پاس کیا رہ جائے گا۔

قرآن صرف زندگی کا قانون ہوتا تو ممکن تھا کہ انسان کسی بھی طرح پڑھ کر مطلب نکال لیتا۔ اور عمل کرنا شروع کر دیتا۔ لیکن قرآن کریم معجزہ بھی ہے وہ قدم قدم پر اپنی تلاوت کی دعوت بھی دیتا ہے اپنی فصاحت و بلاغت کا اعلان بھی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو متوجہ بھی کرتا ہے کہ اس کی خوبیوں پر غور کریں اور اس کی اچھائیوں کو دنیا میں پھیلائیں۔

یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص اس کے ماننے والوں میں شمار ہونے کے باوجود اس کی طرف سے بے توجہ ہو جائے۔ توجہ کی پہلی منزل تلاوت ہے اور تلاوت کی منزل میں آنے کے بعد ان تمام اصول و آداب کو سیکھنے

کی ضرورت ہے جن سے زبان کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔

قرآن مجید تو خود بھی " ترتیل " کا حکم دیتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہر طور تلاوت کرکے اپنے حسن کو پامال نہیں کرنا چاہتا اور اس کا منشا یہی ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے۔ تو انھیں آداب کے ساتھ جن سے اس کی عظمت اور اس کی اچھائی باقی رہے اس مقام پر یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی انسان ان خوبیوں کے باوجود تلاوت قرآن نہ کرے اور بہت سے بہت ثواب سے محروم ہوجائے اس پر کوئی ایسا دباؤ نہیں ہوتا کہ وہ تلاوت کی ذمہ داری سے گراں تمام مشکلات میں گرفتار ہو لیکن اسلام نے نماز میں سورۂ حمد اور دوسرے سورے کی تلاوت واجب کرکے اس آزادی کو بھی ختم کر دیا۔ اور واضح طور پر بتا دیا کہ تلاوت قرآن ہر مسلمان کا فرض ہے اور تلاوت عربی زبان کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ زبان کا عربی رہ جانا بھی اس بات پر موقوف ہے کہ اس کے آداب و شرائط کا لحاظ رکھا جائے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے جس کے بعد یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ علم تجوید اپنی تفصیلات کے ساتھ نہ سہی لیکن ایک حد تک واجب ضرور ہے اور اس کے بغیر نماز کا صحیح ہونا مشکل ہے۔ اور نماز ہی کی قبولیت پر سارے اعمال کی قبولیت کا دارومدار ہے اب اگر کوئی شخص تجوید کے ضروری قواعد کو نظر انداز کر دیتا ہے تو قرأتِ قرآن کی طرح نماز کو برباد کرتا ہے اور جو نماز کو برباد کرتا ہے اس کے سارے اعمال کی قبولیت خطرے میں پڑ جاتی ہے اور یہی علم تجوید کی ضرورت اور عظمت کی بہترین دلیل ہے۔

تجوید کے شعبے

علم تجوید میں مختلف قسم کے مسائل ہوتے ہیں کبھی "حروف" کے بارے میں دیکھا جاتا ہے کہ ان کے ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ کبھی الفاظ کی ادائیگی کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے اور کبھی پورے پورے جملے کے بارے میں بحث ہوتی ہے کہ انہیں کس طرح ادا کیا جائے گا کہاں رک کر پڑھا جائے گا کہاں ملا کر۔ اس لئے ان مسائل کا جاننا اور سیکھنا ہر قرآن پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے۔

سوالات

۱ ۔ علم تجوید کی تعریف کیجئے؟

۲ ۔ علم تجوید کی اہمیت و ضرورت بیان کیجئے؟

۳ ۔ علم تجوید میں کن مسائل سے گفتگو ہوتی ہے؟

سبق (۳)

حروف

چونکہ علم تجوید میں قرآن مجید کے حروف سے بحث ہوتی ہے اس لئے ان کا جاننا ضروری ہے۔

عربی زبان میں حروف تہجی کی تعداد ۲۸ ہے۔ ٹ۔ ڈ۔ ڑ وغیرہ ہندی کے مخصوص حروف ہیں اور پ۔ چ۔ ژ۔ گ فارسی کے مخصوص حروف ہیں۔ ان کے علاوہ جملہ حروف تینوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

یہ حروف اپنے طرز ادا کے اعتبار سے مختلف قسم کے ہیں۔ ان اقسام کے سلسلہ میں بحث کرنے سے پہلے ان مقامات کا پتہ لگانا ضروری ہے جہاں سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں اور جنھیں علم تجوید میں "مخرج" کہا جاتا ہے۔

"مخارج حروف"

علماء تجوید نے ۲۹ حروف تہجی کے لئے جو مخارج بیان کئے ہیں ان کی تعداد ۱۷ ہے جنھیں مندرجہ ذیل پانچ مقامات سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱ - جوف دہن

۲ - حلق

۳ - زبان

۴ - ہونٹ

۵ - ناک

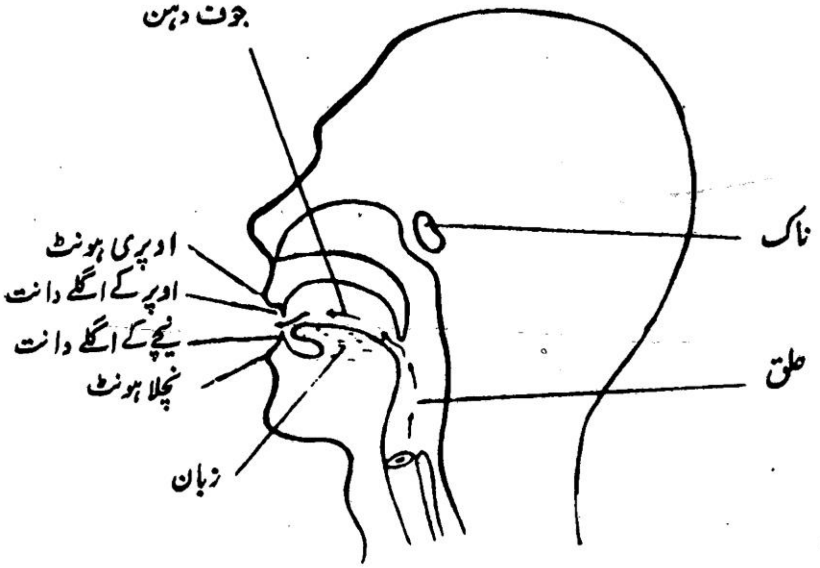

مختصر لفظوں میں ان حروف کے مخارج کی تعیین کی جاتی ہے عملی طور پر صحیح تلفظ کرنے کے لئے اہل فن کا سہارا لینا پڑے گا۔

جوف دہن ۔ جوف دہن (منہ کے درمیان) سے صرف تین حروف الف ۔ واؤ ۔ ی ادا ہوتے ہیں بشرطیکہ یہ ساکن ہوں جیسے جَوَادٌ ۔ غَفُوْرٌ ۔ کَرِیْمٌ ۔

حلق :۔ حلق کے تین حصّے ہیں

۱ ۔ ابتدائی حصّہ ۔ اس سے خ ۔ غ ادا ہوتا ہے

۲ ۔ درمیانی حصّہ ۔ اس سے ح ۔ ع ادا ہوتا ہے

۳ ۔ آخری حصّہ ۔ اس سے ہ ۔ ء ادا ہوتا ہے

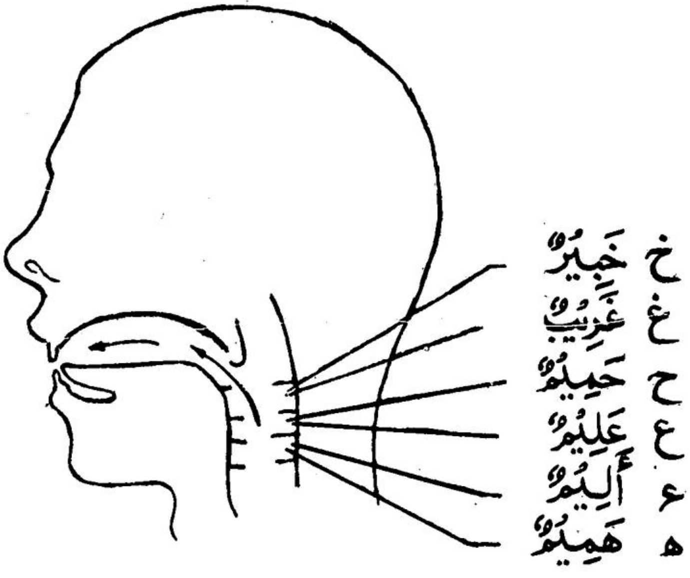

سوالات

۱ ۔ حروف کن کن مقامات سے ادا ہوتے ہیں ؟

۲ ۔ جوف دہن سے کون کون حروف ادا ہوتے ہیں؟

۳ ۔ حلق کے کتنے حصے ہیں اور کس حصہ سے کون کون حروف ادا ہوتے ہیں ؟

۴ ۔ مندرجہ ذیل حروف کے مخارج بتائیے ۔

ا ۔ ی ۔ و ۔ ء ۔ ہ ۔ ح ۔ خ ۔ ع ۔ غ

سبق (۴)

زبان۔ ہونٹ اور ناک

زبان

حروف کی ادائیگی کے لحاظ سے اس کے دس حصّے ہیں جن سے ۱۸ حروف ادا ہوتے ہیں۔

۱۔ آخر زبان اور اس کے مقابل تالو کا حصّہ۔ اس سے " ق " کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ " ق " کے مخرج سے ذرا آگے کا حصّہ اور اس کے مقابل کا تالو، ان کے ملانے سے " ک " کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ زبان، اور تالو کا درمیانی حصّہ، ان سے " ج " " ش " " ی " کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ زبان کا کنارہ اور اس کے مقابل داہنی یا بائیں جانب کی داڑھیں ان کے ملانے سے " ض " کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

(ض) ضَالین

۵ - نوک زبان اور تالو کا ابتدائی حصّہ ان کے ملانے سے "ل" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۶ - زبان کا کنارہ ، "ل" کے مخرج سے ذرا نیچے کا حصّہ ، اس سے "ن" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۷ - نوک زبان کا نچلا حصّہ اور تالو کا ابتدائی حصّہ ان کے ملانے سے "ر" ادا ہوتی ہے۔

۸ - زبان کی نوک اور اگلے دونوں اوپری دانتوں کی جڑ ، زبان کو اوپر کی جانب اٹھاتے ہوئے اس طرح ذرا ذرا کے فرق سے "ط" "د" اور "ت" ادا ہوتی ہے۔

طِیْنٌ

دِیْنٌ

نِبْنٌ

۹ - زبان کی نوک اور اگلے اوپری اور نچلے دانتوں کے کناروں سے
" ز " س " ص " کی آواز پیدا ہوتی ہے

زَاھِرٌ

سَارَ

صَارَ

۱۰ - زبان کی نوک اور اگلے اوپری دونوں دانتوں کا کنارہ ان کے ملانے سے "ث" "ذ" "ظ" کی آواز پیدا ہوتی ہے ۔

ثَابِتٌ

ذَاكِرٌ

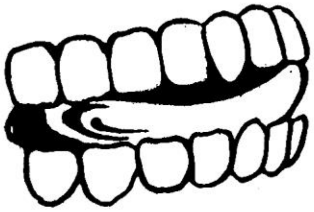

ظَاهِرٌ

ہونٹ

حروف کی ادائیگی کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔
نچلے ہونٹ کا اندرونی حصہ اور اگلے اوپری دانتوں کا کنارہ ان کے

ملانے سے "ف" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ دونوں ہونٹوں کے درمیان کا حصّہ یہاں سے "ب" "م" "و" کی آواز نکلتی ہے۔ بس اتنا فرق ہے کہ "و" کی آواز ہونٹوں کو سکوڑ کر نکلتی ہے اور "ب" اور "م" ہونٹوں کو ملانے سے ادا ہوتی ہے۔

ناک

غنہ والے حروف ناک سے ادا ہوتے ہیں جو صرف نون ساکن اور تنوین ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ان کا غنہ کے ساتھ ادغام کیا جائے اور اخفاء مقصود ہو۔ "ن" اور "م" مشدّد کا بھی انھیں حروف میں شمار ہوتا ہے۔ نْ " ـٍ " نّ " مّ

سوالات

۱۔ زبان کے کتنے حصّے ہیں اور کس حصّہ سے کون حرف ادا ہوتا ہے؟

۲۔ ہونٹوں سے کون کون حروف ادا ہوتے ہیں؟

۳۔ ناک سے کن حروف کی آواز نکلتی ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل حروف کا مخرج کیا ہے؟

ق، ک، ج، ض، ل، ن، ر، ظ، ز، ش، ث، و، ذ، د، ت، س، ص،

سبق (۵)

استعلا اور قلقلہ

استعلا استعلا کے معنی بلندی چاہنے کے ہیں۔ یہ صفت مندرجہ ذیل سات حرفوں میں پائی جاتی ہے۔

ص ض ط ظ غ ق خ

جس کلمہ میں یہ حروف پائے جائیں انھیں بلندی کے ساتھ ادا کیا جائے۔

قلقلہ یہ صفت پانچ حرفوں میں پائی جاتی ہے۔

ق ط ب ج د (جن کا مجموعہ "قطب جد" ہے)

قلقلہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب کسی کلمہ میں مذکورہ پانچ حرفوں میں سے کوئی حرف پایا جائے اور وہ ساکن بھی ہو اسے اس انداز سے ادا کیا جائے کہ متحرک محسوس ہو مثلاً اَبْجَدُ ، اَقْرَبُ ، اَطْوَارُ۔

مذکورہ حروف (حروف قلقلہ) میں سے "ق" اور "ط" ایسے حروف ہیں جن میں قلقلہ کے ساتھ استعلا کی بھی صفت پائی جاتی ہے لہذا دوسرے حروف کی بہ نسبت ان کی ادائیگی مائل بہ ضمہ ہوگی جبکہ دوسرے حروفِ قلقلہ مائل بہ کسرہ ہوں گے۔

سوالات

۱ - استعلا کی تعریف کرتے ہوئے حروفِ استعلا بیان کیجئے
۲ - قلقلہ کا مطلب کیا ہے اور یہ صفت کن حروف میں کس صورت میں پیدا ہوگی -
۳ وہ کون سے حروف ہیں جو استعلا اور قلقلہ دونوں میں پائے جاتے ہیں -

سبق (۶)

تفخیم

- تفخیم کے معنی ہیں حرف کو موٹا بنا کر ادا کرنا۔

ایسا صرف دو مقامات پر ہوتا ہے۔ " ر "، " اللہ "

ر ۔ میں تفخیم کی چند صورتیں ۔

- " ر " پر زبر ہو جیسے رَحْمٰن
- " ر " پر پیش ہو جیسے نَصْرُاللہ
- " ر " ساکن ہو لیکن اس کے ماقبل حرف پر زبر ہو جیسے وَانْحَرْ۔
- " ر " ساکن ہو لیکن اس کے ماقبل حرف پر پیش ہو جیسے کُرْھًا۔
- " ر " ساکن اور اس کے ماقبل زیر ہو لیکن اس کے بعد حروف استعلاء (ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ غ ۔ ق ۔ خ) میں سے کوئی ایک حرف ہو جیسے مِرْصَادًا۔
- " ر " ساکن ہو اور اس کے پہلے عارضی کسرہ ہو جیسے اِرْجِعِیْ ۔

اللہ ۔ میں تفخیم کی بعض صورتیں ۔

- لفظ اللہ سے پہلے زبر ہو جیسے قَالَ اللہ ۔
- لفظ اللہ سے پہلے پیش ہو جیسے عَبْدُاللہِ ۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

سوالات

تفخیم کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ ایسا کن حروف میں ہوتا ہے ؟

ر“ اور ”اللہ“ میں کب تفخیم ہوتی ہے

Visit Our Website ;https://www.tanzeemulmakatib.org/

سبق (۷)

ترقیق

- ترقیق کے معنی ہیں حرف کو ہلکا بنا کر ادا کرنا۔

ایسا صرف دو حروف میں ہوتا ہے۔ ر "ل"

ر - میں ترقیق کی چند صورتیں۔

"ر" پر زیر ہو جیسے رِجَالٌ

- "ر" ساکن ہو اور اس کے ماقبل زیر ہو جیسے اِصْبِرْ۔
- "ر" وقف کی حالت میں ساکن ہو اور اس سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو جیسے حِجْرْ

ل - میں ترقیق۔

- "ل" کی اصلیت ترقیق ہے۔
- "ل" اگر لفظ اللہ میں ہو تو اس سے پہلے زیر ہو جیسے بِسْمِ اللّٰه

سوالات

۱ - "ل" میں ترقیق کی کتنی صورتیں ہیں مثال سے واضح کیجئے؟

۲ - "ر" میں ترقیق کب ہوتی ہے؟

سبق (۸)

کیفیاتِ ادائے حروف

حروف تہجی کی ادائیگی کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔
ادغام۔ اظہار۔ قلب۔ اخفاء۔

ا۔ ادغام کے معنی ہیں ساکن حرف کو بعد والے متحرک حرف سے ملا کر ایک کر دینا اور بعد والے متحرک حرف کی آواز سے تلفظ کرنا۔

ادغام کی چار قسمیں ہیں۔ ادغامِ مثلین[1] - ادغامِ متقاربین[2]۔ ادغامِ متجانسین[3]۔ ادغامِ یرملون[4]۔

الف۔ ادغامِ مثلین اگر دو حرف ایک طرح کے جمع ہو جائیں اور پہلا ساکن۔ دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیں گے جیسے مِنْ نَّاصِرِیْنَ لیکن اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ پہلا حرف "حرف مد" نہ ہو ورنہ ادغام جائز نہ ہوگا جیسے کہ "فِیْ یُوْسُفَ" میں ادغام نہیں ہوا حالانکہ "فی" کی "ی" ساکن ہے اور "یوسف" کی "ی" متحرک اس لئے کہ "ی" حرف مد ہے۔

ب۔ ادغامِ متقاربین متقاربین ان دو حرفوں کا نام ہے جو مخرج اور صفت کے اعتبار سے قریب ہوں جیسا کہ سابق میں واضح کیا جا چکا ہے کہ بہت سے حروف آپس میں ایک ہی جیسے مخرج سے ادا ہوتے ہیں اور انھیں قریب المخرج کہا جاتا ہے جیسے قُلْ رَّبِّ۔ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔

ج - ادغام متجانسین ایک جنس کے دو ایسے حرف جمع ہو جائیں جن کا مخرج ایک ہو لیکن صفتیں الگ الگ ہوں ان میں سے پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا جائے گا جیسے

د - ط - ت - قَدْ تَّبَیَّنَ - قَالَتْ طَّآئِفَةٌ - بَسَطْتَّ

ظ - اذ - ث - اِذْ ظَّلَمُوْا - یَلْهَثْ ذّٰلِكَ

ب - م - اِرْكَبْ مَّعَنَا

د - ج - قَدْ جَّآءَ كُمْ

د - ادغام یرملون اگر کسی مقام پر حروف یرملون میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہو تو اس نون کو ساقط کر کے حرف یرملون کو مشدد کر دیں گے اور اس طرح حرف یرملون میں "ن" کا ادغام ہو جائے گا جیسے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اس ادغام میں بھی دو صورتیں ہیں - ادغام غنہ، ادغام بلاغنہ -

۱ - ادغام غنہ کا طریقہ یہ ہے کہ حروف کو ملاتے وقت نون کی ہلکی آواز باقی رہ جائے - جیسا کہ یرملون کے ی، م، و، ن، میں ہوتا ہے جیسے عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ۔

۲ - ادغام بلاغنہ میں نون بالکل ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ "ر" اور "ل" میں ہوتا ہے جیسے لَمْ یَکُنْ لَّهٗ - مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یرملون میں ادغام کی شرط یہ ہے کہ نون ساکن اور حرف یرملون ایک ہی لفظ کا جزو نہ ہوں بلکہ دو الگ لفظوں میں پائے جاتے ہوں ورنہ ادغام

جائز نہ ہوگا جیسے دنیا، صنوان، قنوان وغیرہ کہ ان کلمات میں ادغام نہیں بلکہ اظہار ہوگا۔

۲ - اظہار - اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلق میں سے کوئی حرف ہو تو اس نون کو باقاعدہ ظاہر کیا جائے گا جیسے مِنْ غَيْرِهٖ - اَنْهَارُ - عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ -

۳ - قلب - اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد "ب" واقع ہو جائے تو نون ۔م سے بدل جائے گا اور اسے غنہ سے ادا کیا جائے گا جیسے اَنْۢبِيَآءَ - يَنْۢبُوْعًا یہاں پر نون تلفظ میں م ہی پڑھا جاتا ہے جیسے رَحِيْمٌۢ بِكُمْ - کہ یہاں تنوین کا نون بھی تلفظ میں میم پڑھا جائے گا۔

۴ - اخفاء - حروف یرملون، حروف حلق اور ب کے علاوہ باقی ۱۵ حروف سے پہلے نون ساکن یا تنوین واقع ہو تو اس نون کو آہستہ ادا کیا جائے گا جیسے اِنْ كَانَ - اِنْ شَآءَ - صَفًّا صَفًّا - اَنْدَادًا -

سوالات

۱ - ادغام کی تعریف کرکے اس کی قسمیں بتائیے اور مثالیں دیجئے؟

۲ - ادغام یرملون سے آپ کیا سمجھتے ہیں اور اس کی شرط کیا ہے مثال سے سمجھائیے؟

۳ - اظہار ۔ قلب ۔ اخفاء کو مثال دے کر سمجھائیے؟

۴ - قل رب - قد تبين - اركب معنا میں کون سا ادغام ہے؟

سبق (۹)

مد

عربی زبان میں مد کے معنی کھینچ کر پڑھنے کے ہیں۔ قبل اس کے کہ مد کی مختلف قسمیں بیان کی جائیں حروف مد کا جان لینا ضروری ہے۔

حروف مد واوٗ ، ی ، الف

ان حروف کو حروفِ مد اس لئے کہا جاتا ہے کہ کوئی بھی حرف اگر مقدار سے زیادہ کھینچا جائے گا تو ان میں انھیں تین حرفوں میں سے کسی ایک کی آواز پیدا ہوگی۔ اور یہ حروف اس وقت حروف مد کہے جائیں گے جب "واو" سے پہلے پیش، "ی" سے پہلے زیر اور "الف" سے پہلے زبر ہو جیسے غَفُوْرٌ ، رَحِیْمٌ ، صَادِقٌ ۔

ہاں اگر ان حروف کے بعد کوئی ساکن حرف یا ہمزہ آجائے تو انھیں مزید کھینچ کر پڑھا جائے گا۔ جیسے سُوْٓءٌ۔ غَفُوْرْ۔ جَآءَ۔ صَآدْ۔ جَآءَ (جِیْٓءَ) جِیْمْ وغیرہ۔

ہمزہ اور سکون کو سبب مد کہا جاتا ہے

سبق (۱۰)

مد کی قسمیں

حروف پر آنے والی مختلف علامتوں میں سے تین کو حرکت کہا جاتا ہے زبر َ زیر ِ پیش ُ جسے عربی میں فتحہ۔ کسرہ اور ضمّہ کہتے ہیں لیکن یہ حرکتیں چونکہ تینوں حروفِ مدی سے آواز کے اعتبار سے مشابہ ہوتی ہیں یعنی زبر الف سے مشابہ ہوتا ہے زیر "ی" سے اور پیش واؤ سے مشابہ ہوتا ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ حرکات میں آواز کم ہوتی ہے اور حروف مدیں آواز کو زیادہ کھینچا جاتا ہے لہذا مد اور حرکاتُ کا صحیح تلفظ صحیح تلاوت کے لئے ضروری ہے۔

بنیادی طور پر مد کی دو قسمیں ہیں۔ مد اصلی۔ مد غیر اصلی

مد اصلی وہ مد ہے جس کے بغیر واؤ۔ الف۔ ی کی آواز ادا نہیں کی جا سکتی اس کے لئے علٰحدہ سے کسی سبب کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے قَالَ۔ قِیْلَ۔ یَقُوْلُ۔ (اسی کو مد طبیعی بھی کہتے ہیں)

ان مثالوں میں الف۔ ی۔ واؤ کی آواز پیدا کرنے کے لئے ان حروف کو دو حرکتوں کے برابر کھینچنا ہوگا۔ واضح رہے کہ مٹھی بند کر کے متوسط رفتار سے ایک انگلی کے کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے وہ ایک حرکت کی مقدار ہے۔

مد غیر اصلی وہ مد ہے جہاں واؤ۔ الف۔ ی کی آواز کو کسی سبب (ہمزہ یا سکون) کی وجہ سے مد اصلی کے مقابل زیادہ

کھینچ کر ادا کیا جاتا ہے ۔ جیسے جآءَ ، قٓ ، یٰسٓ ، نٓ والقلم (توجہ رہے کہ حروف مقطعات کے تلفظ کے آخر میں حروف مد کے بعد سکون آنے کی وجہ سے انھیں طبیعی مقدار سے زیادہ کھینچا جاتا ہے)۔

سوالات

حروف پر آنے والی حرکتوں کی کتنی قسمیں ہیں نیز مد اور حرکت میں کیا فرق ہے؟

مد کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ مد اصلی کو کتنا کھینچا جاتا ہے مثالوں سے واضح کیجئے

مد غیر اصلی کی تعریف کیجئے ۔

سبق (۱۱)

مد بہ اعتبار ہمزہ

مد غیر اصلی کی ہمزہ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں

(۱) واجب متصل۔(۲) جائز منفصل

واجب متصل اس مد کا نام ہے جس میں حرف مد اور ہمزہ ایک ہی کلمہ کا جزء ہوں جیسے جَآءَ ۔ سِيْٓئَتْ ۔ سُوْٓءٌ کہ ان تینوں مثالوں میں الف ۔ ی ۔ واؤ اور ہمزہ ایک ہی کلمہ کا جزء ہیں ۔ اس مد کے کھینچنے کی مقدار چار سے پانچ حرکات کے برابر ہے ۔

جائز منفصل وہ مد ہے جس میں حرف مد پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں واقع ہو جیسے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ اس کی مقدار بھی چار سے پانچ حرکات کے برابر ہے ۔

سوالات

مد غیر اصلی کی ہمزہ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

مد واجب متصل اور مد جائز منفصل کی تعریف مع مثالوں کے کیجئے؟

سبق (۱۲)

مد بہ اعتبار سکون

مد غیر اصلی کی سکون کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں
(۱) مد لازم (۲) مد عارض (۳) مد لین (۴) مد عوض

مد لازم اس مد کا نام ہے جس میں واؤ۔ الف۔ ی کے بعد والے ساکن حرف کا سکون لازمی ہو یعنی کسی بھی حالت سے نہ بدل سکتا ہو جیسے یٰسٓ (یَا۔سِیْنْ) حٰمٓ عٓسٓقٓ (حَا۔مِیْمْ۔عَیْنْ۔سِیْنْ۔قَافْ) اَلْحَآقَّۃُ اس کی مقدار چار حرکات کے برابر ہے

مد عارض اس مد کا نام ہے جس میں واؤ الف۔ ی کے بعد والے حرف کو وقف کے سبب سے ساکن کر دیا گیا ہو جیسے غَفُوْر۔ خَبِیْر۔ عِقَابْ۔ خَوْفْ مد عارض کو دو یا چار یا چھ حرکتوں کے برابر کھینچنا جائز ہے

مد لین "واو" اور "ی" سے پہلے زبر ہو تو ان دونوں کو حروف لین کہتے ہیں "لین" کے معنی ہیں نرمی اور ان حالات میں دونوں حروف، مد کو آسانی سے قبول کر لیتے ہیں جیسے خَوْفْ۔ طَیْرْ۔

اب اگر حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن بھی ہے تو اس حرف پر مد لگانا ضروری ہے جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ (کَافْ ھَا یَا عَیْنْ صَادْ) کہ اس کلمہ میں مثلاً عین کی "ی" حرف لین ہے اور اس کے بعد نون ساکن ہے جس کی بنا پر عین کی "ی" کو مد کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

مدعوض ایسے حرف پر وقف کرنے کی صورت میں ہوتا ہے جہاں دو زبر (تنوین) ہو جیسے عَلِیماً ۔ حَکِیماً اس کی مقدار دو حرکت کے برابر ہے ۔

حروف شمسی وہ حروف ہیں جن سے پہلے "الف لام" آجائے تو ملا کر پڑھنے کی صورت میں نہیں پڑھا جاتا جیسے ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن ۔ کہ ان کا الف لام ساقط ہو جاتا ہے یعنی لکھا ہونے کے باوجود پڑھا نہیں جاتا جیسے وَالطُّوْرِ ۔ وَالشَّمْسِ ۔ وَالتِّیْنِ

حروف قمری وہ حروف ہیں جن کے پہلے الف لام آجائے تو ملانے پر صرف لام پڑھا جاتا ہے مگر الف نہیں پڑھا جاتا جیسے أ ، ب ، ج ، ح ، خ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ک ، م ، و ، ہ ، ی (جن کا مجموعہ یہ ہے) "ابغ حجک و خف عقیمہ" کہ ان کو ملا کر پڑھنے میں لام ساقط نہیں ہوتا جیسے وَالْقَمَرِ ، وَالْکَاظِمِیْنَ ، وَالْمُجَاهِدِیْنَ وَالْخَیْلِ وغیرہ ۔

سوالات

۱ ۔ مدلازم ۔ مدعارض کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ ان کی مقدار کیا ہے؟

۲ ۔ لین کی تعریف مثال دے کر کیجئے

۳ ۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں مد کے اقسام اور ان کی مقدار بتائیے؟

انا انزلناہ ۔ قوا انفسکم ۔ الحاقہ ۔ یٰسٓ

۴ - مدعوض کسے کہتے ہیں مثال دیجئے
۵ - مندرجہ ذیل حروف میں کون شمسی ہیں اور کون قمری ؟
ت ، ث ، ب ، و ، ج ، خ ، ذ ، ع

سبق (۱۳)

وقف و وصل

کسی عبارت کے پڑھنے میں انسان کو کبھی ٹھہرنا پڑتا ہے اور کبھی ملانا پڑتا ہے۔ ٹھہرنے کا نام وقف ہے اور ملانے کا نام وصل ہے۔

وقف کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ کبھی یہ وقف معنی کے تمام ہوجانے کی بنا پر ہوتا ہے اور کبھی سانس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے دونوں صورتوں میں جس لفظ پر وقف کیا جائے اس کا ساکن کردینا ضروری ہے!

وصل کے لئے آخری حرف کا متحرک ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اگلے لفظ سے ملاکر پڑھنے میں آسانی ہو ورنہ ایسی صورت پیدا ہوجائے گی جو نہ وقف قرار پائے گا نہ وصل۔

وقف کی مختلف صورتیں

حرف "ت" پر وقف: اس صورت میں اگر اس طرح "ت" کھینچ کر لکھی گئی ہے تو اسے "ت" ہی پڑھا جائے گا جیسے صلوات اور اگر اس طرح گول "ۃ" لکھی گئی ہے تو حالت وقف میں "ہ" ہوجائے گی جیسے صلوٰۃ۔ حالت وقف میں صلوٰہ ہوجائے گا۔

تنوین پر وقف اس صورت میں اگر تنوین دو زیر اور دو پیش سے ہو تو حرف ساکن ہوجائے گا۔ اور اگر دو زبر ہوں تو تنوین کے بدلے الف پڑھا جائے گا مثال کے طور پر "نُوْرٌ" اور "نُوْرٍ" کو "نُوْرْ" پڑھا جائے گا اور "نُوْرًا" کو "نُوْرَا" پڑھا جائے گا۔

سوالات

وقف ووصل کی تعریف مع مثال کیجئے؟
وقف کی کتنی صورتیں ہیں؟
تنوین پر وقف کیسے کیا جائے گا؟

سبق (۱۴)

وقف کے بعد؟

کسی لفظ پر ٹھہرنے کے لئے یہ بہرحال ضروری ہے کہ اسے ساکن کیا جائے لیکن اس کے بعد اس کی چند صورتیں ہوسکتی ہیں ۔

۱ ۔ حروف کو ساکن کردیا جائے اسے اسکان کہتے ہیں جیسے اَحَدْ

۲ ۔ ساکن کرنے کے بعد پیش کی طرح ادا کیا جائے اسے اشمام کہا جاتا ہے۔ جیسے نَسْتَعِیْنُ

۳ ۔ ساکن کرنے کے بعد ذرا سا زیر کا انداز پیدا کیا جائے اسے "روم" کہا جاتا ہے جیسے عَلَیْہٖ

۴ ۔ ساکن کرنے کے بعد زیر کو زیادہ ظاہر کیا جائے اسے اختلاس کہتے ہیں جیسے صَالِحْ ۔

سوالات

۱ ۔ وقف کے بعد کتنی صورتیں ہیں مفصل بیان کیجئے؟

سبق (۱۵)

ضمیر اور امالہ

احکام حروف و حرکات کے بعد یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ضمیر کے احکام کیا ہوں گے اور اسے کس مقام پر ساکن کیا جائے گا، اور کہاں باقاعدہ ادا کیا جائے گا۔

ضمیر سے مراد وہ کلمات ہیں جو نام کے بدلے اختصار کے طور پر استعمال ہوتے ہیں جیسے ہٗ - ہٖ وغیرہ

اس ضمیر "ہٗ" کا قانون یہ ہے کہ اگر اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسے کھینچ کر ادا کیا جائے گا جیسے لَہٗ - بِہٖ کُلُّہٗ وغیرہ کہ یہاں "ہٗ" کو ادا کرنے کی جو کیفیت ہے اسے اشباع کہتے ہیں۔ اور اگر ہ سے پہلے حرف ساکن ہے تو اسے مختصر کر دیا جائے گا جیسے مِنْہُ - فِیْہِ - اِلَیْہِ کہ یہاں ہ کا تلفظ معمولی انداز میں ہوگا اور بس۔

زبر میں اشباع نہیں ہوتا وہاں امالہ ہوتا ہے۔ یعنی جب واؤ یا ی
اِمالہ ساکن سے پہلے زبر آئے تو زبر کو اس "واؤ" یا "ی" کی طرف جھکا کر اس طرح ادا کریں کہ "واؤ" یا "ی" کی کچھ آواز نکلے جیسے یَوْمٌ - غَیْرٌ۔

سوالات

۱ - مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ - خَیْرُ الْعَمَلِ میں امالہ کی کیا کیفیت ہوگی؟

۲ - ضمیر سے کیا مراد ہے مثال دیجئے؟ اور اس کا قانون بتائیے۔

۳ - امالہ کی تعریف مع مثال کیجئے؟

سبق (۱۶)

چند ضروری ہدایات

۱ - صلوات میں صَلِّ کو ص سے ادا ہونا چاہیئے س سے ادا کرنے میں معنی میں زمین وآسمان کا فرق ہو جاتا ہے - یعنی بجائے رحمت نازل کرنے کے قتل کی دعا ہو جاتی ہے -

۲ - حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ میں وقف کرتے وقت آخری ت کو ہ سے بدل دیں گے اس لئے کہ گول والی ۃ وقف کی حالت میں لمبی والی ت کے برخلاف ہ سے بدل جاتی ہے جبکہ لمبی والی ت بہرحال ت ہی رہتی ہے جیسے صلوات -

۳ - اذان واقامت میں بعض لوگ خَلِیْفَتُہٗ کی ت پر زبر پڑھ دیتے ہیں یہ بالکل غلط ہے اصل پیش ہے اور وہی صحیح ہے -

۴ - تشہد میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ میں بعض لوگ عبد کے دال پر زبر پڑھ دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے یہاں بھی صحیح تلفظ پیش کا ہے -

۵ - الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہنا - نماز ظہرین میں بِسْمِ اللّٰهِ کا بلند آواز سے پڑھنا - الحمد اور دوسرے سورہ کی ہر آیت پر وقف کرنا - سورۂ الحمد کے ختم کرنے کے بعد یا پیش نماز کے پڑھ چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہنا سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے ختم کرنے کے بعد كَذَالِكَ اللّٰهُ رَبِّیْ

یا کَذٰ اِلكَ اللهُ رَبُّنَا کہنا مستحب ہے۔

سوالات

۱۔ وقف کی حالت میں گول ۃ کو کیسے پڑھیں گے؟

۲۔ اذان و اقامت میں خلیفتہ کی ت پر پیش پڑھیں گے یا زبر؟

۳۔ تشہد میں عبدہ کی دال پر زبر ہے یا پیش؟

۴۔ نماز میں سورہ حمد اور سورہ توحید میں کیا کیا پڑھنا اور کرنا مستحب ہے؟

چند معلومات

(۱) قرآن مجید آیت آیت یا سورہ سورہ کر کے نازل ہوا ہے پارہ پارہ کر کے نہیں نازل ہوا ہے۔ تیس پاروں میں تقسیم لوگوں نے کی ہے۔ نہ کہ خدا نے۔ اسی طرح رکوع، ربع، نصف، ثلث بھی بندوں کے بنائے ہوئے ہیں۔

(۲) قرآن مجید میں کل ۱۱۴ سورے ہیں۔

(۳) قرآن مجید میں کل ۵۶۱ رکوع ہیں۔ جن کا نشان "ع" ہے

(۴) قرآن مجید میں کل ۶۲۸۵ آیتیں ہیں۔

(۵) قرآن مجید میں کل دو لاکھ سرسٹھ ہزار ترپن (۲۶۷۰۵۳) حروف ہیں جن میں سب سے زیادہ الف ہے جس کی تعداد اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتر (۴۸۸۷۲) ہے اور سب سے کم ظ آیا ہے جس کی تعداد آٹھ سو بیالیس (۸۴۲) ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB
Golaganj, Lucknow - 226018, U.P. INDIA
PH: 0522-4080918, Mob.: 8090065982, 9044065985
E-mail : makatib.makati@gmail.com, tanzeem@tanzeemulmakatib.org
www.tanzeemulmakatib.org